Resume submitted for the registration

of

Ph.D Degree in Urdu

Entitled

Rectification of Society and National Integration in Urdu Poetry

(With reference to Hali' Akbar and Iqbal)

Submitted to

SWAMI RAMANAND TEERTH MARATHWADA UNIVERSITY,NANDED

BY

Jagirdar Azra Shireen Ayyub Khan

M. A. NET

Under the guidance of

Dr.HAMID ASHRAF

M.A.M.Phil,Ph.D.

Associate Professor & Head, Dept. of urdu

M.U.College,Udgir-Dist:Latur

Year-2016

تلخیص برائے مقالہ، پی ایچ۔ڈی (رجسٹریشن)

بعنوان

''اردو شاعری میں اصلاحِ معاشرہ اور قومی یکجہتی۔
حالیؔ، اکبرؔ اور اقبالؔ کے حوالے سے''

(پیش کردہ)

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ

﴿ مقالہ نگار ﴾

جاگیردار عذرا شیریں ایوب خان

ایم۔اے۔نیٹ

(زیرنگرانی)

ڈاکٹر حامد اشرف

اسوسی ایٹ پروفیسر وصدر شعبۂ اُردو

مہاراشٹرا اودے گری کالج، اودگیر ضلع لاتور

برائے سال۔2016

''اردو شاعری میں اصلاحِ معاشرہ اور قومی یکجہتی''

سونے کی چڑیا کہلانے والے ہندوستان میں اصلاح معاشرہ اور قومیت کا تصور اتنا ہی قدیم ہے، جتنی خود اردو زباں! ہندوستان میں متحدہ قومیت کا ابتدائی تصور ہندوستان میں سلطان بلبن اور مغل فرمان رواؤں کے عہدِ حکومت سے ہی ملتا ہے۔ طوطیِ ہند امیر خسرو کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ تمام مغل بادشاہ اپنے دورِ حکمرانی میں رکشا بندھن، دسہرہ، دیوالی اور شیوراتری کے علاوہ بسنت پنچمی وغیرہ تہوار پورے اہتمام سے منایا کرتے تھے۔ یہی روایت بعد میں اردو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر محمد قلی قطب شاہ کے ہاں ملتی ہے۔ یہاں کے لوگوں سے مراسم قائم کرنا، یہاں کی زبانوں کو سیکھنا، پیار و محبت کی فضا کو عام کرنا اور رعایا کی فلاح و بہبودی کا خیال رکھنا، اس کی خصوصیاتِ حکمرانی ہیں۔ اس نے یہاں کے موسموں، پھلوں، پھولوں، ترکاریوں، تہواروں، اور پیاریوں کے موضوعات سے شعری چراغ روشن کیے ہیں۔ جس سے وطن پرستی کی ترغیب بہرحال ملتی ہے۔

سکھوں کے پیشوا گرو نانک نے بھی متحدہ قومیت کا تصور ہندوستان میں عام کیا۔ اسی یکجہتی کی خاطر انہوں نے سد بھاونا یاترا نکالی اور برما، سری لنکا، ہمالیہ، مکّہ اور بغداد بھی گئے۔ سنت کبیر، سوامی ویویکانند، سنت ونوبا، اور پرم کرشن پرم ہنس نے اپنی تعلیمات اور عمل سے یہ ثابت کیا کہ تمام مذاہب کے راستے ایک خدا کی طرف ہی جاتے ہیں۔ یہی خیال خدائے سخن میر تقی میرؔ کے ہاں بھی ملتا ہے۔

اس کے فروغِ حسن سے جھمکے ہے سب میں نور
شمعِ حرم ہو یا کہ دیا سومناتھ کا

بابِ اول : ''اردو شاعری میں اصلاحِ معاشرہ اور قومی یکجہتی کا تصور''

اشعارِ غزل کے ذریعے بھی قومی دردمندی اور انسانی ہمدردی کے جذبات عام کیے۔ معروف صنفِ سخن مثنوی کے ذریعے بھی وطن پرستی اور سیکولر کلچر کی ترغیب دی گئی۔ اس کی مثال ہمیں ولؔی اورنگ آبادی کی مثنوی ''درصفتِ شہرِ سورت'' اور مولانا حالؔی کی ''حبِّ وطن'' میں ملتی ہے۔ نظیر اکبرآبادی نے مسلمانوں کے تہوار اور عیدوں سے متعلق نظمیں تخلیق کی ہیں۔ جن میں ہولی، دیوالی، راکھی، کرشن کا جنم

'پتنگ بازی' جاڑا' اوس' آندھی وغیرہ ایسے موضوعات ہیں جن سے ان کی کھلی ذہنیت اور اپنے ماحول سے محبت کا ثبوت ملتا ہے۔

بابِ دوم: مولانا حالؔی کی شاعری میں اصلاحِ معاشرہ اور قومی یکجہتی

الطاف حسین حالؔی (۱۸۳۷ء۔ ۱۹۱۴ء) کا شمار نہ صرف اُردو زبان وادب کی قد آور شخصیات میں ہوتا ہے بلکہ سماجی مصلح اور قومی رفارمر کی حیثیت سے بھی ان کا بلند مرتبہ ہے۔ شعر وادب میں ان کی مجتہدانہ حیثیت سے شاید ہی کسی کو انکار ہو۔ اُردو شاعری میں جدید طرز کی نیچرل' قومی اور اصلاحی نظم نگاری کو فروغ دینے میں محمد حسین آزادؔ کے ساتھ ساتھ حالؔی کی بھی نمایاں خدمات رہی ہیں۔ حالؔی شاعری کو محض تفریح کا ذریعہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ اس کے ذریعہ قوم کی اصلاح اور ملک وسماج کی خدمت کا کام لینا چاہتے تھے۔ حالؔی کا خیال تھا (جس کے صحیح ہونے میں دو رائے نہیں) کہ شاعری میں انسانی دل ودماغ کو متاثر کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ صحت مند شاعری جہاں قوموں کی تعمیر وترقی میں مددگار ثابت ہوتی ہے' وہیں غیر صحت مند شاعری سے قومیں تباہ وبرباد بھی ہوتی ہیں۔ اسی لیے وہ شاعری کے ذریعے قوم کی اصلاح' کردار سازی اور اخلاقی تربیت کا کام لینا چاہتے تھے۔ حالؔی کی شاعری کے غالب حصے پر یہی مقصدیت حاوی نظر آتی ہے۔ بابِ ہذا میں مولانا الطاف حسین حالی کی شاعری میں اصلاحِ معاشرہ اور قومی یکجہتی کے عناصر دریافت کیے جائیں گے۔

بابِ سوم: اکبرالہ آبادی بحیثیتِ قومی واصلاحی شاعر

اردو شاعری میں حالی وشبلی کے بعد اسماعیل میرٹھی' اکبرالہ آبادی' چکبست' اقبالؔ' وحیدالدین سلیم' شوق قدوائی' سرور جہاں آبادی کے نام ممتاز ہیں۔ اکبرالہ آبادی ہندوستانیت اور مشرقیت کے پرستار تھے۔ مغربی تہذیب کے طوفان سے مشرقی تہذیب کو محفوظ رکھنے کی انہوں نے ہمیشہ کوشش کی۔ اکبر کی شاعری میں طنز وظرافت کی بڑی بلند پایہ مثالیں ملتی ہیں۔ مشرقیت کا یہ پرستار ہر چیز کو جذبات کی عینک سے دیکھتا تھا اور ہر نئی چیز کے سائے سے بھڑکتا تھا۔ اُن کی اسی اسی اہمیت کے پیشِ نظر مہدی افادی نے کہا تھا کہ ''اگر حالی نہ ہوتے تو اکبر نہ ہوتے اور اکبر نہ ہوتے تو اقبال نہ ہوتے۔'' سرسید احمد خان اور اُن کی تعلیمی تحریک ''علی گڑھ تحریک'' کے یہ ہمیشہ اس لیے مخالف رہے کہ انگریزی زبان و تہذیب کہیں قوم کو نہ لے ڈوبے۔ اسی لیے انہوں نے اپنے ظریفانہ لب و لہجے کے تحت قومی ورثے کی حفاظت کی۔ ذیل کے ایک بند سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں　　اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا　　کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بابِ ہذا میں اکبر الہ آبادی کی قومی و اصلاحی پر بحث کی جائے گی' اور یہ بتایا جائے گا کہ اُن کے نزدیک قومی و مذہبی شاعری کے علاوہ تہذیب جدید کا کیا تصور تھا اور آیا یہ تصور درست تھا یا نہ تھا۔

بابِ چہارم : اقبالؔ کی شاعری میں قومیت اور حب الوطنی کے عناصر

کوئی شاعر و ادیب اپنے عہد کے سماجی' سیاسی' علمی و ادبی تغیرات و تحریکات سے بے نیاز و بے پروا نہیں رہ سکتا۔ اس کے برخلاف وہ ان تغیرات' تحریکات اور انقلابات کا نہ صرف گہرائی سے جائزہ لیتا ہے بلکہ ان کے نتیجے میں سماجی زندگی اور انسانی اقدار پر مرتب ہونے والے اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنا مخصوص نقطۂ نظر' شعر و ادب کے ذریعے پیش کرتا ہے۔ اگر وہ شاعر و ادیب کے ساتھ ساتھ قوم پرست اور محبّ وطن بھی ہو تو اس کی دور رس نظر اپنے عہد کے تقریباً تمام مسائل پر نہ صرف مرکوز رہتی ہے۔ ایسے شاعر و ادیب کے تخلیق کردہ شعر و ادب میں اس کا مکمل عہد سانس لیتا نظر آتا ہے۔

علامہ اقبالؔ (۱۸۷۵ء تا ۱۹۳۸ء) کا شمار بھی دنیا کے ان چند عظیم شاعروں میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنے مخصوص شعری رویّے اور قوم پرستی کے ساتھ ساتھ حب الوطنی کے جذبات سے ایک زمانے کو متاثر کیا اور قومی اتحاد و اتفاق کے بکھرے دانوں کو ایک مالا میں گوندھنے کا کارنامہ انجام دیا۔ اس سلسلے میں ان کا شہرۂ آفاق ترانۂ ہندی اور نیا شوالہ کی مثال دی جاسکتی ہے۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا　　ہندی ہیں ہم وطن ہے' ہندوستاں ہمارا
شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے　　دھرتی کے باسیوں کی مکتی پریت میں ہے

بابِ ہذا میں علامہ اقبال کی شاعرانہ امتیازات وطن پرستی اور اصلاحِ معاشرہ کے ضمن میں تحریر کی جائیں گی۔

بابِ پنجم: مولانا حالیؔ' اکبر الہ آبادی اور علامہ اقبالؔ کی قومی و وطنی شاعری کا موازنہ

موجود دور عدم رواداری کا دور ہے۔ یہاں مختلف ذات پات اور رنگ و نسل کے لوگ بستے ہیں۔ جن کی زبانیں اور تہذیب و ثقافت بھی الگ الگ ہیں۔ صوبہ جاتی حد بندیاں بھی حائل ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ

ہندوستان میں کثرت میں وحدت کا جائزہ لے کر قومی رواداری اور حب الوطنی کے جذبات کو عام کیا جائے۔اس سلسلے میں بابِ ہذا کا عنوان ''مولانا حالؔی' اکبرالہ آبادی اور علامہ اقبال کی شاعری قومی و وطنی شاعری کا موازنہ'' رکھا گیا ہے۔راقمہ سُطور اس بات کی حتی الامکان کوشش کرے گی کہ اردو شعروادب کے مذکورہ بالا گراں قدر شعراء کی حب الوطنی وقومی شاعری کا موازنہ' ناقدینِ ادب کے نظریات کی روشنی میں ہو' تا کہ یہ موازنہ انسانی قومی یکجہتی اور انسانی زندگی کے ارتقاء کا سبب بنے۔

خلاصۂ تحقیق : اُردو زبان کی تشکیل اور اس کے ارتقا کا بہ نظرِ غائر تحقیقی مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اس کا خمیر ہی قومی یکجہتی کے عناصر سے اُٹھا ہے۔اس کا سب سے اہم اور بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کی تشکیل مختلف زبانوں کی آمیزش سے ہوئی ہے۔اُردو زبان کی تعمیر وتشکیل میں جہاں کئی سماجی وتہذیبی عوامل کارفرما ہیں، وہیں اردو زبان وادب کے فروغ میں مختلف قوموں اور مذاہب کا اپنا اپنا امتیازی کردار رہا ہے۔اس طرح اُردو زبان اپنی ابتدائے آفرینش ہی سے گنگا جمنی تہذیب کی علامت،مشترکہ تہذیب وتمدن کا نشانِ امتیاز اور دلوں کو آپس میں جوڑنے والی زبان رہی ہے۔جب اُردو زبان کی سرشت ہی میں قومی یکجہتی پائی جاتی ہو تو اس زبان میں تخلیق پانے والے شعروادب میں یہ عناصر کیوں کر نہ آئیں گے۔باب ہذا کے آخر میں خلاصہ تحقیق کے زیرِ عنوان گزشتہ ابواب کی تلخیص پیش کی جائے گی' تا کہ قارئین مقالۂ ہذا کو بیک نظر بآسانی سمجھ سکیں۔نیز فہرستِ کتابیات بھی اس باب سے منسلک کی جائے گی۔اس طرح بابِ ہذا کی ایک الگ نوعیت اور انفرادیت ہوگی۔

تلخیص نگار

(جاگیردار عذرا شیریں ایوب خان)

نگران کار

(ڈاکٹر حامد اشرف)